نور پور کا بہادر علی

Shafqat Ali

نور پور ایک بہت ہی پیارا اور پرامن گاؤں تھا جہاں تمام لوگ بڑی محبت اور اتفاق سے رہتے تھے۔ گاؤں کے ایک کنارے پر ایک ت پرانا اور دیو ہیکل برگد کا درخت کھڑا تھا جس کی شاخیں دور دور تک پھیلی ہوئی تھیں۔

علی اسی گاؤں کا ایک ذہین اور نہڈر لڑکا تھا جو ہمیشہ دوسروں کی مدد کے لیے تیار رہتا تھا۔ وہ اپنے دوستوں کے ساتھ گاؤں کے میدانوں میں کھیلتا اور اپنی بہادری کے قصے سنایا کرتا تھا۔

ایک شام جب سب دوست جمع تھے، تو انہوں نے علی کو ایک چیلنج دیا۔ انہوں نے کہا کہ اگر وہ واقعی بہادر ہے تو آج رات اندھیرے میں اس پرانے برگد کے درخت کے پاس جا کر دکھائے۔

رات کے سائے گھرے ہوتے ہی علی اپنی چھوٹی سی لالٹین لے
ر اکیلا گاؤں کی خاموش راہوں پر نکل پڑا۔ آسمان پر چاند بادلوں کے
پیچھے چھپا ہوا تھا اور ہر طرف سناٹا چھایا ہوا تھا۔

جیسے ہی علی برگد کے درخت کے قریب پہنچا، اچانک تیز ہوا
لنے لگی اور درخت کے سوکھے پتے زور زور سے سرسرانے لگے۔
علی نے ایک لمحے کے لیے رک کر درخت کے سائے کو دیکھا جو
رات کے اندھیرے میں کسی ہیولے جیسا لگ رہا تھا۔

اچانک ہوا کے شور کے درمیان علی کو کسی کے سسکیاں بھرنے اور رونے کی آواز سنائی دی۔ وہ ڈرا نہیں بلکہ اس نے اپنی لالٹین کی روشنی اس سمت گھمائی جہاں سے آواز آ رہی تھی۔

علی ہمت کر کے درخت کی بڑی جڑوں کے پیچھے گیا تو وہاں اسے ایک چھوٹا بچہ بیٹھا ہوا ملا جو ٹھنڈ سے کانپ رہا تھا۔ وہ بچہ جنگل میں راستہ بھٹک گیا تھا اور ڈر کے مارے وہاں چھپ کر رو رہا تھا۔

ـلی نے نرمی سے بچے کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور اسے تسلی
ی کہ اب ڈرنے کی کوئی بات نہیں ہے۔ اس نے اپنا گرم کمبل بچے کو
اڑھایا اور اسے سہارا دے کر گاؤں کی طرف لے جانے لگا۔

جب علی بچے کو بحفاظت گاؤں لے کر پہنچا تو وہاں بچے کے
یشان والدین اسے ڈھونڈ رہے تھے۔ اپنے بچے کو صحیح سلامت دیکھ
ان کی خوشی کی انتہا نہ رہی اور تمام گاؤں والوں نے علی کی ہمت
اور بہادری کو سراہا۔

اس واقعے کے بعد لوگوں کے دلوں سے برگد کے درخت کا خوف ہمیشہ کے لیے ختم ہو گیا۔ سب نے یہ سبق سیکھا کہ ہر ڈراؤنی چیز حقیقت میں بری نہیں ہوتی اور کبھی کبھی خوف کے پیچھے کسی مجبور کی مدد کرنے کا موقع چھپا ہوتا ہے۔